مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک عورت مسنون اعتکاف بیٹھتی ہے، پھر چند دن بعد اس کا انتہائی قریبی رشتہ دار وفات پا جاتا ہے کہ ان کے ہاں جائے بغیر کوئی چارہ نہ ہو اور وہ وہاں چلی جاتی ہیں، تو اس کے اعتکاف کا کیا حکم ہے، کیا وہ گناہگار ہوگی۔ نیز مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے تو اس صورت میں کیا کفارہ ہے؟

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا و مسلما

واضح رہے کہ معتکف اپنے کسی عزیز کی فوتگی کی صورت میں بھی مسجد سے نہ نکلے تو بہتر ہے، لیکن اگر بہت قریبی رشتے یا شدتِ غم کی وجہ سے نکل جائے تو گناہ نہیں ہوگا، البتہ اعتکاف فاسد ہو جائے گا، مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے تو اس کی قضا یہ ہے کہ ایک دن، رات روزے کے ساتھ اعتکاف کر لے، خواہ رمضان میں کرے یا رمضان کے بعد، یعنی غروب آفتاب سے پہلے مسجد چلے جائے اور اگلے دن روزہ رکھے اور پھر غروب آفتاب کے بعد واپس آجائے۔

كما في البحر الرائق (٢/٦٢٣):

" أو خرج لجنازة وإن تعينت عليه، أو لنفير عام، أو لأداء شهادة، أو لعذر المرض، أو لإنقاذ غريق، أوحريق، ففرق الشارح هنا بين المسائل حيث جعل بعضها مفسداً والبعض لا، تبعاً لصاحب البدائع مما لا ينبغي، نعم الكل عذر مسقط للإثم بل قد يجب عليه الإفساد إذا تعينت عليه صلاة الجنازة، أو أداء الشهادة بأن كان ينوي حقه إن لم يشهد، أو لإنجاء غريق ونحوه والدليل على ما ذكره القاضي ما ذكره الحاكم في كافيه بقوله: فأما في قول أبي حنيفة فاعتكافه فاسد إذا خرج ساعةً لغير غائط، أو بول، أو جمعة"

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح (ص: ٧٠٣):

" قوله: "بلا عذر معتبر" أي في عدم الفساد فلو خرج لجنازة محرمة أو زوجته فسد ؛ لأنه وإن كان عذراً إلا أنه لم يعتبر في عدم الفساد، قوله: "ولا إثم عليه به" أي بالعذر أي وأما بغير العذر فيأثم ؛ لقوله تعالى: ﴿ وَلَا تُبْطِلُوٓا أَعْمَالَكُمْ ﴾"۔ [محمد: ٣٣]۔واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

العبد الضعیف

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۴۴۲/۱۰/۱۳

۲۰۲۱/۰۵/۲۵

الجواب صحیح

۱۴۴۲/۱۰/۱۳

۲۰۲۱/۰۵/۲۵

الجواب صحیح

دار الافتاء

۱۹۹/۱۳۱

۲۵/۰۵/۲۰۲۱

الجامعة الاشرفية